روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 14 دسمبر 2009ء 26 ذوالحج 1430 ہجری 14 فتح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 280

میری پیروی کرو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو کہہ دے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

﴿آل عمران:33,32﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بھی یاد رہے کہ خدا کے وجود کا پتہ دینے والے اور اس کے واحد لاشریک ہونے کا علم لوگوں کو سکھلانے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں۔ اور اگر یہ مقدس لوگ دنیا میں نہ آتے تو صراط مستقیم کا یقینی طور پر پانا ایک ممتنع اور محال امر تھا۔ اگرچہ زمین و آسمان پر غور کر کے اور ان کی ترتیب ابلغ اور محکم پر نظر ڈال کر ایک صحیح الفطرت اور سلیم العقل انسان دریافت کر سکتا ہے کہ اس کارخانۂ پُرحکمت کا بنانے والا کوئی ضرور ہونا چاہئے لیکن اس فقرہ میں کہ ضرور ہونا چاہئے۔ اور اس فقرہ میں کہ واقعی وہ موجود ہے بہت فرق ہے۔ واقعی وجود پر اطلاع دینے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں جنہوں نے ہزارہا نشانوں اور معجزات سے دنیا پر ثابت کر دکھایا کہ وہ ذات جو مخفی در مخفی اور تمام طاقتوں کی جامع ہے درحقیقت موجود ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اس قدر عقل بھی کہ نظام عالم کو دیکھ کر صانع حقیقی کی ضرورت محسوس ہو۔ یہ مرتبۂ عقل بھی نبوت کی شعاعوں سے ہی مستفیض ہے۔ اگر انبیاء علیہم السلام کا وجود نہ ہوتا تو اس قدر عقل بھی کسی کو حاصل نہ ہوتی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگرچہ زمین کے نیچے پانی بھی ہے مگر اس پانی کا بقاء اور وجود آسمانی پانی سے وابستہ ہے۔ جب کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ آسمان سے پانی نہیں برستا تو زمینی پانی بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ اور جب آسمان سے پانی برستا ہے تو زمین میں بھی پانی جوش مارتا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے آنے سے عقلیں تیز ہو جاتی ہیں اور عقل جو زمینی پانی ہے اپنی حالت میں ترقی کرتی ہے۔ اور پھر جب ایک مدت دراز اس بات پر گزرتی ہے کہ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوتا تو عقلوں کا زمینی پانی گندہ اور کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور دنیا میں بت پرستی اور شرک اور ہر ایک قسم کی بدی پھیل جاتی ہے۔ پس جس طرح آنکھ میں ایک روشنی ہے اور وہ باوجود اس روشنی کے پھر بھی آفتاب کی محتاج ہے اسی طرح دنیا کی عقلیں جو آنکھ سے مشابہ ہیں ہمیشہ آفتاب نبوت کی محتاج رہتی ہیں اور جبھی کہ وہ آفتاب پوشیدہ ہو جائے ان میں فی الفور کدورت اور تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیا تم صرف آنکھ سے کچھ دیکھ سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح تم بغیر نبوت کی روشنی کے بھی کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ ﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 ص114﴾

بدرسوم کے خلاف جہاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خطبہ جمعہ 23 جون 1967ء میں فرماتے ہیں:۔

’’میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوشش کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں، سستا سودا ہے‘‘۔

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 762-763)

ہر قسم کی بدرسوم کے خلاف جہاد میں ہر احمدی کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

بیوت الحمد گرلز ہائی سکول میں داخلہ

نظارت تعلیم کے زیر انتظام بیوت الحمد کالونی میں انگلش میڈیم گرلز ہائی سکول قائم کیا جا رہا ہے۔ سکول میں نہم اور دہم کلاسز میں آرٹس کے مضامین پڑھائے جائیں گے۔ سکول میں داخلہ جات مارچ 2010ء میں نئے تعلیمی سال کے آغاز سے ششم سے نہم کلاس تک کئے جائیں گے۔ داخلہ حسب قواعد ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ داخلہ کی خواہشمند طالبات اور ان کے والدین سے درخواست ہے کہ ٹیسٹ میں شامل ہونے کے لئے اپنا نام بیوت الحمد پرائمری سکول میں صبح 8 سے 10 بجے تک درج کروائیں۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 31 جنوری 2010ء ہے۔

﴿نظارت تعلیم﴾

مشعل راہ

اپنا نیا کمبل بیمار کو اوڑھا دیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 17/ اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

پھر حضرت میر محمد اسحاق صاحب بھی یتیموں کی خبر گیری کی طرف بہت توجہ دیتے تھے اور دارالیتامیٰ میں اتنے یتیم تھے، دارالشیوخ کہلاتا تھا تو ان کے بارہ میں روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ بخار میں آرام فرما رہے تھے اور شدید بخار تھا۔ نقاہت تھی، کمزوری تھی۔ کارکن نے آ کر کہا کہ کھانے کے لئے جنس کی کمی ہے اور کہیں سے انتظام نہیں ہو رہا۔ لڑکوں نے صبح سے ناشتہ بھی نہیں کیا ہوا۔ آپ نے فرمایا فوراً تانگہ لے کر آؤ اور تانگے میں بیٹھ کر مخیّر حضرات کے گھروں میں گئے اور جنس اکٹھی کی اور پھر ان بچوں کے کھانے کا انتظام ہوا۔ تو یہ جذبے تھے ہمارے بزرگوں کے کہ بخار کی حالت میں بھی اپنے آرام کو قربان کیا اور یتیم بچوں کی خاطر گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور یہ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ آپ کو تو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خوشخبری نظروں کے سامنے تھی کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا اس طرح جنت میں ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ہوتی ہیں۔ شہادت کی اور درمیانی انگلی آپ نے اکٹھی کی۔ تو یہ نمونے تھے ہمارے بزرگوں کے۔

پھر حضرت حافظ معین الدین صاحب کے بارہ میں روایت آتی ہے کہ آپ کو نظر نہیں آتا تھا، آنکھوں کی بینائی سے محروم تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک سرد رات میں جب کہ قادیان کی کچی گلیوں میں سخت کیچڑ تھا، بہت مشکل سے گرتے پڑتے کہیں جا رہے تھے۔ ایک دوست نے پوچھا تو فرمایا بھائی یہاں ایک کتیا نے بچے دیئے ہیں۔ میرے پاس ایک روٹی پڑی تھی۔ میں نے کہا کہ جھڑی کے دن ہیں یعنی بارش ہو رہی ہے اس کو ہی ڈال دوں اور یہ بھی سنت کی پیروی تھی جو حافظ صاحب نے کی کہ جانوروں پر بھی رحم کرو اور یاد رکھو وہ واقعہ جب کسی کنوئیں میں اتر کر، اپنے جوتے میں پانی بھر کر کتے کو پانی پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے عوض اسے بخش دیا۔ اس پر صحابہ بہت حیران ہوئے اور پوچھا کہ کیا جانوروں کی وجہ سے بھی اجر ملے گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہاں ہر ذی روح اور جاندار کی نیکی اور احسان کا اجر ملتا ہے۔

پھر ایک واقعہ ہے ایک احمدی حضرت نور محمد صاحب کا، سخت سردی کا موسم تھا اور آپ کے پاس نہ کوٹ تھا نہ کمبل صرف اوپر نیچے دو قمیصیں پہن رکھی تھیں کہ گاڑی میں سوار تھے۔ ایک معذور بوڑھا ننگے بدن کانپتا ہوا نظر آیا۔ اسی وقت اپنی ایک قمیص اتار کر اسے پہنا دی۔ ایک سکھ دوست بھی ساتھ سفر کر رہا تھا وہ یہ دیکھ کر کہنے لگا "بھائیا جی ہن تہاڈا تے بیڑا پار ہو جائے گا، آپاں دا پتہ نئیں کی بنے"؟۔ تو یہ نمونے تھے۔ پھر چند دن بعد یوں ہوا کہ یہی نور محمد صاحب ایک نیا کمبل اوڑھ کر بیت الذکر مغلپورہ میں نماز فجر کے لئے آئے تو دیکھا کہ فتح دین نامی ایک شخص جو کسی وقت بہت امیر تھا بیماری اور افلاس کے ہمارے ہوئے سردی سے کانپ رہے تھے۔ تو نور محمد صاحب نے فوراً اپنا نیا کمبل اتارا اور اسے اوڑھا دیا۔

(روح پرور یادیں صفحہ 287)

پھر 1947ء میں قیام پاکستان کے وقت لاکھوں لٹے پٹے مہاجر لوگ قافلوں کی صورت میں قادیان کا رخ کرتے تھے اور اس وقت انتہائی برے حالات تھے۔ مسلمانوں کی عورتوں کی عزت و حرمت کی کوئی ضمانت نہیں تھی اور سب مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ قادیان پہنچ جائیں تو ہم محفوظ ہو جائیں گے۔ تو اس وقت بھی جو بھی جماعت کے افراد وہاں موجود تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اس وقت وہاں حضرت مصلح موعود نے انہیں انچارج بنایا ہوا تھا تو سب آنے والوں کو جو بڑی کسمپرسی کی حالت میں وہاں پہنچے تھے۔ بعض کپڑوں کے بھی بغیر تھے تو حضور نے سب سے پہلے اپنے گھر کے، خاندان والوں کے کپڑے نکالے بکسوں سے اور پھر ان کو دئے۔ پھر وہیں سے قافلے ایک انتظام کے تحت روانہ ہوئے اور پاکستان پہنچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے محفوظ طریقے سے پہنچتے رہے اور احمدیوں نے اپنی جانوں کو قربان کر کے ان لوگوں کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کی۔

(روزنامہ الفضل 16 فروری 2004ء)

مکرم محمد عبداللہ ندیم صاحب مربی انچارج سپین

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ سپین کی

دوسری نیشنل سالانہ تربیتی کلاس

الحمدللہ کہ مورخہ 2 تا 8 /اگست 2009ء کو جماعت احمدیہ سپین کے خدام و اطفال کو دوسری سالانہ تربیتی کلاس بیت بشارت پیدروآباد میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس کلاس کا آغاز مورخہ 2 /اگست کو مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ سپین کی صدارت میں ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں احمدی نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کلاس کے دوران:

☆ روزانہ نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی۔ بفضل خدا نماز تہجد میں حاضری روزانہ سو فیصد ہوتی رہی۔

☆ نماز فجر کے بعد تمام شاملین باقاعدہ تلاوتِ قرآنِ مجید کرتے رہے۔

☆ سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات اور آخری پندرہ سورتیں سپینش اور اُردو ترجمہ کے ساتھ سبقاً سبقاً پڑھائی گئیں اور زبانی یاد کروائی گئیں۔

☆ چہل احادیث سپینش اور اُردو ترجمہ کے ساتھ پڑھائی گئیں نیز روزانہ کی ایک حدیث یاد بھی کروائی جاتی رہی۔

☆ منتخب تحریرات میں سے چند اقتباسات سپینش اور اُردو زبانوں میں پڑھائے گئے اور ان کی آسان زبان میں تشریح کر کے سمجھائے گئے۔

☆ حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ کے پہلے 20 شعر یاد کروائے گئے۔

☆ دعوت الی اللہ سے متعلق مسائل سمجھائے گئے۔

☆ دینی معلومات کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ادوار کا کچھ حصہ پڑھایا گیا۔

☆ روزانہ شام کو ایک گھنٹہ کھیل کا پروگرام ہوتا رہا جس میں طلباء کرکٹ یا فٹ بال (اپنے اپنے شوق کے مطابق) کھیلتے رہے۔

☆ مورخہ 7 /اگست کو تمام شاملین کو مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر مرحوم کی قبر پر دعا کے لئے قبرستان اجتماعی طور پر لے جایا گیا۔

☆ کھانا پکانے اور صفائی کے لئے تمام شاملین باری باری ڈیوٹی دیتے رہے۔

☆ اطفال سے باری باری نداء دلوائی جاتی رہی اور تکبیر بھی یاد کروائی گئی۔

☆ مورخہ 8 /اگست کو امتحان لیا گیا۔

☆ 8 /اگست کو ہی اختتامی تقریب منعقد کی گئی۔ اختتامی تقریب میں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سپین نے شمولیت کی۔

☆ تمام شاملین کلاس کو خلافت جوبلی کے لوگو والی گھڑیاں انعام دی گئیں۔

☆ کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم عبدالصبور صاحب نعمان مربی سلسلہ اور خاکسار نے ادا کئے۔

☆ اس کلاس میں جماعت Madrid, Pedro Abad, Valencia, کے 18 خدام و اطفال نے شمولیت کی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاملین کلاس کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے جماعت کے مفید وجود بنائے اور جو کچھ انہوں نے یہاں سیکھا ہے اس سے کماحقہٗ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایسا انسان نہیں دیکھا

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی روایت کرتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود کے پرانے خادموں میں سے ایک حافظ حامد علی صاحب تھے۔ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرصہ دراز تک رہے۔...... آپ کے اخلاق اور برتاؤ کا ان پر ایسا اثر تھا کہ وہ بارہا ذکر کرتے ہوئے کہا کرتے۔

میں نے ایسا انسان کبھی دیکھا ہی نہیں حافظ صاحب کہتے ہیں کہ "مجھے ساری عمر میں کبھی حضرت مسیح موعود نے نہ جھڑکا اور نہ سختی سے خطاب کیا۔ بلکہ میں بڑا ہی سست تھا اور اکثر آپ کے ارشادات کی تعمیل میں دیر بھی کر دیا کرتا تھا۔ باایں سفر میں مجھے ہمیشہ ساتھ رکھتے۔"

اور میں نے خود دیکھا کہ حضرت مسیح موعود حافظ حامد علی صاحب کو حاضر غائب اسی پورے نام سے پکارتے یا میاں حامد علی کہتے۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود حصہ سوم ص 26-27)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

خوش الحانی سے قرآن پڑھنا بھی عبادت ہے ﴿حدیث نبوی﴾

قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے آداب

قرآن شریف تدبر اور غور وفکر سے پڑھنا چاہئے ﴿حضرت مسیح موعود﴾

مکرم عبدالستار خان صاحب

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے۔ تمام قسم کی بھلائیاں اس میں جمع کردی گئی ہیں یہ انسانی فلاح اور نجات کا سرچشمہ ہے۔ قیامت کے دن ایمان کا مصدق یا مکذب قرآن مجید ہوگا۔ یہ مقدس کتاب جواہرات کی تھیلی ہے ہر دینی ضرورت اس میں پائی جاتی ہے۔ اب بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن کریم ہدایت دے سکے۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس کو عزت دیتے اور قدر کرتے ہیں۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ قرآن کریم کو عزت دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس عظیم کتاب کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھا جائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

(الحکم 24 جون 1903ء)

اسی طرح ضروری ہے کہ صدق نیت سے اور بکثرت غور وفکر کرکے پڑھا جائے۔

تلاوت قرآن کی اہمیت وثواب

حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ (بخاری)

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

پھر فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس نے نیکی کی اور ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ (ترمذی)

قرآن کریم پڑھا کرو اس لئے کہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے یا پڑھانے والے کے لئے یہ شفیع بن کر آئے گا۔

جو آدمی قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کی تلاوت میں ماہر ہے وہ قیامت کے دن فرمانبردار معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے جبکہ اس کا پڑھنا اس پر دشوار ہے اس کے لئے دس گنا ثواب ہوگا۔ (بخاری)

صدق نیت سے پڑھیں

حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں فرماتا ہے ھدی للمتقین (البقرۃ:3) قرآن بھی ان لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ابتداء میں قرآن دیکھنے والوں کا تقویٰ یہ ہے کہ (-) نور قلب کا تقویٰ ساتھ لے کر صدق نیت سے قرآن شریف کو پڑھیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 536)

پڑھنے کا طریق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ (-) بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے۔ پھر آگے چل کر اور قسم کا پھول چنتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے۔ ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی۔

(الحکم 31 جنوری 1904ء)

تلاوت قرآن کا ثواب

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے کتاب اللہ کا حرف پڑھا وہ ایک نیکی ہے اور نیکی دس گنا ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف حرف ہے لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔ (ترمذی)

تلاوت کے آداب

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے۔ اس (قرآن) کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔

(الواقعہ: 78 تا 80)

اس لئے قرآن مجید کو پڑھتے ہوئے ظاہری پاکیزگی اور طہارت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

تعوذ پڑھا جائے

قرآن کریم پڑھنے سے قبل تعوذ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

(اے مخاطب) جب تو قرآن پڑھنے لگے تو دھتکارے ہوئے شیطان (کے شر) سے (محفوظ رہنے کے لئے) اللہ کی پناہ مانگ (لیا کر)۔ (النحل:99)

خوش الحانی

جہاں تک ممکن ہو خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر۔ (المزمل:5)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا زینوا القرآن باصواتکم کہ تم اپنی آوازوں سے قرآن کریم کو زینت دو۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

لیس منامن لم یتغن بالقرآن (بخاری)

کہ اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو قرآن کریم کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

اپنی عمدہ آوازوں کے ساتھ قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ اچھی اور عمدہ آواز قرآن کریم کو حسن میں بڑھا دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 162)

ٹھہر ٹھہر کر اور صحیح تلفظ سے پڑھنا چاہئے

حضرت ام سلمہؓ سے جب آنحضرت ﷺ کی تلاوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی قراءت بالکل واضح ہوتی تھی۔ ہر حرف جدا ہوتا تھا۔ (ترمذی)

اسی طرح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ قرآن مجید جدا جدا کرکے پڑھتے تھے یعنی الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر ٹھہر جاتے تھے پھر الرحمن الرحیم پڑھ کر ٹھہر جاتے۔

صبح کی تلاوت

قرآن مجید کی تلاوت صبح کے وقت کرنا اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول اور پسندیدہ عمل ہے۔ فرمایا یقیناً فجر کا قرآن پڑھنا اللہ کے حضور پیش ہونے والی چیز ہے۔

ویسے تو انسان جب چاہے تلاوت کرسکتا ہے۔

باقاعدگی سے تلاوت

قرآن کی روزانہ باقاعدگی سے تلاوت کی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قرآن مجید سے جتنا بھی میسر ہو پڑھ لیا کرو۔

مگر اس میں نشاط اور دل کی حاضری ضروری ہے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔

قرآن مجید اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک اس میں دل لگا رہے پس جب طبیعت اکتا جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔ (بخاری ومسلم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

انسان روزانہ پڑھنے کے لئے قرآن کریم کا ایک حصہ مقرر کرلے کہ روز پڑھا کروں گا۔ اس کو روزانہ پڑھا جائے اور اس کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کی

جائے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ خداتعالیٰ کو سب سے زیادہ عبادت پسند ہے جس پر انسان دوام اختیار کرے اور ناغہ نہ ہونے دے۔

پھر فرمایا:۔

’’انسان سارے کلام کو پڑھے اور بار بار پڑھے یہ نہیں کہ کوئی خاص حصہ چن لیا اور اسے پڑھنا شروع کردیا۔ دوم۔ اس وقت پڑھے جب اس کے دل میں محبت اور اخلاص کا جوش ہو۔...... وہ صبح اور شام کے وقت تلاوت کے لئے مقرر کرلے۔ سوم۔ قرآن کریم اس یقین کے ساتھ پڑھا جائے کہ اس کے اندر غیر محدود خزانہ ہے جو شخص یہ یقین رکھتا ہے اس میں خزانے موجود ہیں وہ اس کے معارف اور علم کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے‘‘۔ (ذکر الٰہی)

خشوع وخضوع سے تلاوت

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے بہتر سے بہتر بات یعنی وہ کتاب اتاری ہے جو متشابہ بھی ہے اور اس کے مضمون نہایت اعلیٰ ہیں جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے جسموں کے رونگٹے اس کے پڑھنے سے کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ان کے چڑے اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جھک جاتے ہیں۔

(الزمر:24)

نیز فرمایا: مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں۔ (انفال)

پس ضروری ہے کہ خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ کے پاک کلام کو پڑھا جائے۔

تلاوت کی آواز

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

قرآن مجید کو بلند آواز سے پڑھنے والا اعلانیہ طور پر صدقہ دینے والے کی مانند ہے اور آہستہ تلاوت کرنے والا خفیہ طور پر صدقہ دینے والے کی مانند ہے۔ (ترمذی)

غوروتدبر سے پڑھنا چاہئے

قرآن کا ایک ادب یہ ہے کہ اسے غور وتدبر سے پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کیا وہ قرآن مجید پر غور نہیں کرتے۔ کیا ان کے دلوں پر ایسے قفل ہیں جو ان کے دلوں کی پیداوار ہیں۔ (محمد:25)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

قرآن شریف تدبر وتفکر اور غور سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ (-) بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خداتعالیٰ سے رحمت طلب کی جائے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خداتعالیٰ کے عذاب سے خداتعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر اور غور سے پڑھنا چاہئے اور پھر اس پر عمل کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص157)

قرآن تمہارا محتاج نہیں۔ پر تم محتاج ہو کہ قرآن کو پڑھو۔ سمجھو اور دیکھو۔ جبکہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن شریف پڑھنے لگے گا۔ بہر حال معلم کی ضرورت ہے۔ جب (بیت الذکر) کا معلم ہمارا معلم ہوسکتا ہے تو کیا وہ نہیں ہوسکتا جس پر خود قرآن شریف نازل ہوا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص245)

اسی طرح فرمایا:۔

جو علمی ترقی چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کرے۔ (الحکم 17 جولائی ص1903ء)

قرآن کو تم تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا:۔

الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص26)

حضرت مسیح موعود اور تدبر قرآن

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے قادیان سے بٹالہ تک کا سفر بیل گاڑی پر کرتے ہوئے مسیح موعود کو دیکھا تو آپ نے قادیان سے نکلتے ہی قرآن شریف کھول کر سامنے رکھ لیا اور بٹالہ پہنچنے تک جس پر بیل گاڑی کے ذریعہ کم وبیش پانچ گھنٹے لگے ہوں گے۔ آپ نے قرآن شریف نہیں الٹا اور انہیں سات آیتوں (سورۃ فاتحہ) کے مطالعہ میں پانچ گھنٹے صرف کردیئے۔ (سلسلہ احمدیہ)

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا بیان ہے۔

’’آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو۔

(حیات النبی ص108)

حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ اپنا کمرہ یا حجرہ بند کر لیا کرتے تھے اور تلاوت قرآن مجید و ذکر الٰہی اور دعاؤں میں وقت گزارتے۔ قیام سیالکوٹ کے دوران بھی آپ کا یہی طریق تھا۔ بعض لوگوں نے ٹوہ لگائی کہ آپ دروازہ بند کرکے کیا کرتے ہیں۔ تو پتہ چلا کہ آپ مصلے پر بیٹھے ہوئے ہیں اور قرآن مجید ہاتھ میں لئے یہ دعا کر رہے ہیں۔ کہ یا الٰہی یہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں۔ (ایضاً ص9)

تلاوت کی اصل غرض

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’قرآن شریف کی اصل غرض اور غایت تقویٰ کی تعلیم دینا ہے (-) لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں مگر طوطے کی طرح یونہی بغیر سوچے سمجھے چلے جاتے ہیں جیسے ایک پنڈت اپنی پوتھی کو اندھا دھند پڑھتا جاتا ہے نہ خود سمجھتا ہے اور نہ سننے والوں کو پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح قرآن شریف کی تلاوت کا طریق صرف یہ رہ گیا ہے کہ دو چار سیپارے پڑھ لئے اور کچھ معلوم نہیں کہ کیا پڑھا۔ زیادہ سے زیادہ سُر لگا کر پڑھ لیا اور ق اور ع کو پورے طور پر ادا کر دیا قرآن شریف کو عمدہ طور پر اور خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ (ملفوظات جلد اول ص284)

قرآنی تاثیر کا واقعہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے بچپن کا واقعہ ہے کہ آپ نے 1898ء میں جبکہ آپ کی عمر 9 سال تھی حضرت مسیح موعود سے کہانی سنانے کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے یہ کہانی سنائی۔

ایک بزرگ کہیں سفر پر جا رہے تھے اور جنگل میں ان کا گزر ہوا۔ جہاں ایک چور رہتا تھا جو ہر آنے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے ایک آیت پڑھ کر فرمایا۔ تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے۔ تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو چوری چھوڑ دو۔ خداتعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کردے گا۔ چور کے دل پر اثر ہوا۔ اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا۔ یہاں تک اسے سونے چاندی کے برتنوں میں عمدہ عمدہ کھانے ملنے لگے۔ وہ کھانے کھا کر برتنوں کو جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا۔ اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جواب بڑا نیک بخت اور متقی ہوگیا تھا۔ اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی اور کہا کہ مجھے اور آیت بتلاؤ۔ تو بزرگ موصوف نے یہ آیت پڑھی۔ (وہی آسمان اور زمین میں حق ہے) یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خداتعالیٰ کی عظمت اس کے دل پر بیٹھ گئی اور تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دے دی۔

(حیات احمد جلد اول ص198 مرتبہ عرفانی صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

میں نے دنیا میں بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں۔ مگر ایسی کتاب دنیا کی دلربا راحت بخش لذت دینے والی جس کا نتیجہ دکھ نہ ہو۔ نہیں دیکھی ...... میں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں میری عمر، میری مطالعہ پسند طبیعت، کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بنا پر کہنے کی جرأت دلاتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے۔

کیا پیارا نام ہے میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا ایسی کوئی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو اسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے۔ طبیعت اکتانے کی بجائے چاہے گی کہ اور وقت اس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان، یقین اور عرفان کی لہریں اٹھتی ہیں۔

(حقائق الفرقان جلد اول ص34)

قرآن کریم کو حرز جان بنائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

1۔’’صرف احمدی کہلانا یا بیعت کرلینا کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور (دین) کی دنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت ﷺ کے نام کو بلند کرنے والے ہوں لیکن یہ کام ہرگز نہ ہوسکے گا جب تک کہ دل میں قرآن کی محبت نہ ہو جب تک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو جب تک کہ آپ اس کو کماحقہ سمجھنے والے نہ ہوں اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور وفکر کرنے والے نہ ہوں پس اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں۔ اس طرح کہ اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں‘‘۔ (انوار قرآنی)

پھر فرمایا: 2۔’’میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی ابتدائی سترہ آیتیں ...... ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہئے اور پھر دماغ میں مستحضر رہنی چاہئے۔ امید ہے کہ آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیتوں کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے۔ سترہ آیات کو از بر کرلیں گے‘‘۔

خداتعالیٰ کا مطالبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

’’قرآن کریم پڑھانا کوئی معمولی سی بات نہیں۔ قرآن کریم کو سمجھنا پہلے اس کی تلاوت کرنا پھر اسے سمجھ کر اس پیغام کو دنیا بھر تک پہنچانا ایک احمدی کی زندگی کا مقصد ہے۔ پس یہ میری آرزو ہے بلکہ شاید آرزو کا لفظ اس سلسلہ میں درست نہ ہو یہ صرف آرزو نہیں ہے بلکہ میرا مطمح نظر یہ ہے کہ اس طرح ہونا چاہئے کہ تمام احمدیوں سے یہ خداتعالیٰ کا کم از کم مطالبہ ہے۔ چنانچہ ایک احمدی سے خداتعالیٰ کے کم از کم مطالبہ کے میرے تصور کے مطابق ہر احمدی کو قرآن کریم کی عربی زبان میں تلاوت کرنے اور اس سے برکت حاصل کرنے کے قابل ہونا چاہئے‘‘۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی سچی محبت عطا فرمائے اور ہمارے سینوں کو اس کے نور سے منور کردے۔

حکیم ملک مبشر احمد صاحب ریحان

ذہنی دباؤ کے متعلق عام سوچ کیا ہے ؟

بحالیٔ صحت سے تعلق رکھنے والے تمام افراد عموی طور پر ذہنی دباؤ اور الجھنوں کو صحت کے لئے مضر سمجھتے رہے ہیں۔ ہر جگہ اور ہر ماحول کے اپنے محرکات ہوتے ہیں جو ذہن میں تناؤ پیدا کرتے ہیں اور ان پر مکمل طور پر قابو پانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ اب اس بات کا انحصار ہم پر ہے کہ کس طرح دباؤ اور تناؤ پیدا کرنے والے روزمرہ زندگی کے محرکات سے ہم آہنگی پیدا کریں اور اپنی زندگی خوشگوار بنائیں۔

کوئی مشکل پیچیدہ معاملہ جو کہ ہمارے جسم یا ذہن پر اثر انداز ہو اگر ہماری ذہنی، جسمانی صلاحیتیں مطالبے کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں تو ہم اپنے ماحول سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اگر صورتحال اس کے برخلاف ہو تو یہ دباؤ ہمارے لئے ناقابل قبول اور تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

دباؤ کے محرکات

ذہنی دباؤ پیدا کرنے والے محرکات مندرجہ ذیل ہیں:۔

کام (پیشہ) کے متعلق، باہمی تعلقات، زندگی کے اہم واقعات، جسمانی علامات، کمر کا درد، قبض کی شکایت، دست آنا، سینے میں جلن، پٹھوں میں کھچاؤ ہونا، متلی ہونا، تھکن، سانس پھولنا، زیادہ بھوک لگنا، چکر آنا، منہ خشک ہونا، زیادہ پسینہ آنا، بھوک نہ لگنا، بے خوابی، خارش ہونا، دل ڈوبنا اور سر درد وغیرہ۔

نفسیاتی علامات

غصہ آنا، تشویش، مردہ دلی، بیزاری، اداسی، تھکن، موت کا خوف، احساس گناہ، مایوسی، جارحانہ رویہ، بے صبری، توجہ میں کمی ہونا، چڑچڑاپن، بے چینی وغیرہ۔

متفرق علامات

ہونٹ کاٹنا، پیر زمین پر مارنا، اضطراری افعال، دانت پیسنا، سردرد، بے چینی میں ٹہلنا، عضلاتی حرکات، معمولی باتوں پر غصہ آنا، ہکلانا، بار بار بال، کان یا ناک کو ہاتھ لگانا، ہاتھوں کا کپکپانا وغیرہ۔

ذہنی دباؤ کے اثرات

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ سڑک پر حادثے ذہنی دباؤ کے شکار افراد کے ساتھ زیادہ پیش آتے ہیں۔ یہ شاید اس وجہ سے ہوتا ہے کہ الجھن اور دباؤ کے شکار افراد کی توجہ آسانی سے بٹ جاتی ہے اور اس کے علاوہ اپنے اطراف میں موجود خطرات کا اتنا خیال نہیں رکھ پاتے جتنا کہ دوسرے لوگ جو ذہنی دباؤ کا شکار نہ ہوں۔

ذہنی دباؤ جسم کے مدافعتی نظام کو بھی کمزور کرتا ہے جس کی وجہ سے دباؤ میں مبتلا لوگ زیادہ بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ محققین نے یہ بات بھی ثابت کی ہے کہ دباؤ میں مبتلا لوگ نظام تنفس کی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔

جسمانی سکون حاصل کرنے کے طریقے

جسمانی سکون کے دیگر طریقے بھی ذہنی دباؤ کم کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں کیونکہ اس سے ہم اپنے عضلات کو اپنے دماغ کے تابع بناتے ہیں اور دماغ کی مدد سے ان کو پھیلاتے اور سکیڑتے ہیں۔ اس طرح سوچوں کی تربیت بھی ہوتی ہے اور ان پر قابو بھی آجاتا ہے عمل تنویم بھی سکون پہنچانے کا ایک بہت اہم ذریعہ ہے۔ شعبہ طب سے تعلق رکھنے والوں نے اسے بہت استعمال کیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) کے مطابق صحت مندی کا مطلب صرف بیماری کی عدم موجودگی نہیں بلکہ مکمل جسمانی، ذہنی، سماجی بہتری اور ہم آہنگی کا نام صحت مندی ہے۔ معاشرے میں کئی طرح کی ذہنی و نفسیاتی بیماریاں پائی جاتی ہیں جن کی تشخیص و علاج اور اس بارے میں شعور دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ذہنی امراض کی جلد تشخیص و علاج اس بارے میں خاندان کی آگاہی صحت ہی لوگوں کی ذہنی صحت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہماری ذہنی صحت ہمارے رویوں، سوچ اور احساس کو متاثر کرتی ہے۔ جبکہ ذہنی صحت ان عوامل کو منفی انداز سے متاثر کرتی ہے۔ جبکہ اچھی ذہنی صحت ان کو پریشانیوں، اداسیوں اور مشکلات سے نمٹنا سکھاتی ہے۔ ذہنی بیماری کی علامات کا انحصار بیماری کی قسم پر ہوتا ہے جو کہ زیادہ شدید اور لمبے عرصہ تک رہنے والی ہوتی ہے۔ مرض کے شکار لوگ اور ان کے آس پاس رہنے والوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ روزمرہ کے کاموں اور تعلقات کو تباہ کردیتی ہے۔

ذہنی امراض کی کئی اقسام ہیں۔ انہیں تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

شدید ذہنی امراض:

یہ مرض شدید اور ہمیشہ رہنے والے بھی ہوسکتے ہیں۔ جیسے شیزوفرینیا اور جنون اور یاسیت کی بیماری۔ اس طرح کے ذہنی امراض میں نہ تو مریض بیماری کو سمجھتا ہے اور نہ ہی اسے قبول کرتا ہے اور اس کا علاج کرانے سے بھی انکار کرتا ہے۔

عام ذہنی امراض:

ان امراض میں ڈپریشن کی بیماری، گھبراہٹ، غیر یقینی خوف، خیالات کا تسلط اور تکرار عمل کی بیماریاں ہیں۔ اس طرح کے امراض میں مریض بیماری کو سمجھتا اور قبول کرتا ہے اور علاج کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔

دوسرے ذہنی امراض:

اس میں یادداشت کی بیماری، مرگی، نشہ، بچوں کے ذہنی امراض وغیرہ شامل ہیں۔

ذہنی امراض کی علامات

جسمانی علامات میں درد، چکر آنا، بغیر کسی جسمانی وجہ سے گھبراہٹ ہونا، پیٹ میں درد، نیند نہ آنا، تھکن، بھوک نہ لگنا اور جنسی خواہشات میں کمی آنا۔

نفسیاتی علامات:

اداسی، گھبراہٹ، بے چینی محسوس کرنا، زیادہ باتیں کرنا، ایسی باتیں کرنا جو دوسروں کی سمجھ میں نہ آئیں۔ عجیب و غریب اور بے تکے خیالات پیش کرنا، غلط باتوں پر یقین کرنا، یادداشت کمزور ہونا، فیصلہ کرنے یا توجہ دینے میں مشکل پیش آنا۔ غیر موجود چیزوں کو دیکھنا، سننا اور محسوس کرنا۔

ذہنی امراض کے متعلق عام سوچ کیا ہے؟

ذہنی امراض کے متعلق ناکافی معلومات کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں کئی قسم کے شکوک و شبہات، ڈر اور خوف اور غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ زیادہ تر لوگ یہ نہیں جانتے کہ ذہنی امراض قابل علاج ہیں۔ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ جنوں، بھوتوں، روحوں یا جادو کے اثر کی وجہ سے ذہنی امراض ہوتے ہیں اور ان کے علاج کے لئے نام نہاد عاملوں، فقیروں سے رجوع کرتے ہیں۔

ذہنی امراض کا عام ردعمل یہ ہے کہ لوگ متاثرہ شخص سے امتیازی سلوک روا رکھتے ہیں اور انہیں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ذہنی امراض میں مبتلا شخص کو خاندان یا محلے دار بلاوجہ تنگ کرتے ہیں۔

طریقہ علاج

زیادہ تر ذہنی امراض کا علاج موجود ہے اور ان کا طریقہ علاج ذہنی بیماری کی قسم پر منحصر ہے۔ ذہنی بیماریوں کے علاج کے لئے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

نفسیاتی طریقہ علاج سے ذہنی امراض کا علاج بآسانی کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ علاج کو مشاورت کہتے ہیں۔ اس میں مریض کی پریشانیوں کو سنا جاتا ہے اور انہیں ان کے مسائل کو حل کرنے یا حالات سے نمٹنے کے لئے مدد فراہم کی جاتی ہے۔

سماجی طریقہ علاج میں مریض کے خاندان کے ساتھ مل کر کام کیا جاتا ہے تاکہ مریض پر پڑنے والے سماجی دباؤ کو دور کیا جائے۔ اسے کام تلاش کرنے، رہنے کے لئے جگہ تلاش کرنے میں مدد دینا وغیرہ سماجی طریقہ علاج میں آتا ہے۔

ادویات

شدید ذہنی امراض اور شدید ڈپریشن کے شکار لوگوں کے لئے ادویات کا استعمال سودمند ہوتا ہے۔ مشینی طریقہ علاج بھی شدید ذہنی دباؤ کے شکار افراد کے لئے نہایت مفید پایا گیا ہے۔

ذہنی امراض کے شکار مریضوں کے جلد صحت یاب ہونے کے امکانات اس وقت زیادہ ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنا فوری اور وقت پر علاج کروائیں۔ باقاعدگی سے ڈاکٹر کے پاس جائیں۔ ایسے مریضوں کو سمجھنے اور مدد کرنے والے افراد خاندان، پڑوسی یا دوستوں میں موجود ہوں۔

مریض کے خاندان اور دوست، پڑوسی اسے اپنائیت دیں تاکہ مریض ذہنی دباؤ سے باہر نکل آئے۔ دماغی بیماری کے شکار کچھ لوگ جلد صحت یاب نہیں ہو پاتے لیکن اگر ان کی دیکھ بھال کی جائے اور سہارا دیا جائے تو وہ صحت یاب ہو کر روزمرہ کے کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ معاشرے کا ایک مؤثر فرد بن سکتے ہیں۔ کچھ ذہنی بیماریاں مثلاً یادداشت کی بیماری کا مکمل علاج موجود نہیں ہے۔ لیکن اگر تشخیص کے فوراً بعد مریض کی مکمل دیکھ بھال کی جائے تو بیماری کے بڑھنے کے عمل کو سست کیا جاسکتا ہے۔ جو مریض اور خاندان کے افراد کے ذہنی دباؤ کم کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

ذہنی امراض کی تشخیص و علاج کی سہولت ذہنی امراض کے شکار افراد کی دیکھ بھال اور مدد کے لئے نہایت اہم ثابت ہوسکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح امراض کی جلد تشخیص و علاج میں مدد ملتی ہے۔ ذہنی امراض سے متاثرہ افراد کو ان کے اپنے علاقے یا کمیونٹی میں ہی دیکھ بھال کی سہولت میسر آتی ہے۔

خاندان کے افراد کو علاج میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ دیکھ بھال کرنے والوں کی مدد کی جاسکتی ہے۔ اس بات کو یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ مریضوں کی باقاعدہ دیکھ بھال ہو رہی ہے تاکہ وہ دوبارہ بیماری کا شکار نہ ہوں۔ کمیونٹی میں ذہنی صحت کے حوالے سے مثبت انداز فکر اور رویوں کے بارے میں تعلیم اور تشہیر ہوسکتی ہے۔

اچھی ذہنی صحت کے لئے ضروری ہے کہ ذہن کی نشوونما کی جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس شعبے کے ماہر افراد کی مدد لینا ضروری ہے۔ ذہنی مرض ہونے کی صورت میں مناسب ادویات کی فراہمی اور علاج کے لئے مناسب سہولیات کی دستیابی ضروری ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ بہت ضروری ہے کہ لوگوں میں ذہنی امراض کے حوالے سے شعور بڑھایا جائے اور ذہنی صحت کو خاص اہمیت دی جائے تاکہ ذہنی امراض سے پاک معاشرے کے حصول کا خواب ایک حقیقت بن جائے۔

مکرم منتظر احمد صاحب

دادا جان مکرم چوہدری شمس الدین صاحب

میرے دادا جان مکرم چوہدری شمس الدین صاحب بھارت کے شہر خانپور کے ایک گاؤں میں 1938ء میں پیدا ہوئے۔ 1947ء میں اپنے آباء کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آئے اور یہاں گوجرانوالا کے ایک گاؤں چک پٹھان میں رہائش اختیار کی۔ ابتدائی تعلیم چک پٹھان سے ہی حاصل کی گکھڑمنڈی کے ایک ہائی سکول سے میٹرک کیا انہی دنوں آپ کو ایک نہایت ایمان افروز واقعہ پیش آیا۔

1953ء یا 54ء کی بات ہے جب آپ ساتویں یا آٹھویں جماعت کے طالب علم تھے اور ان دنوں ملکی حالات بہت بگڑ رہے تھے۔ ایک روز جب آپ حسب معمول سکول گئے تو چند شریر لڑکوں نے آپ کو گھیر لیا اور آپ کے گلے پر خنجر رکھ کر ڈرایا دھمکایا۔ اسی اثناء میں ایک سفید کپڑوں میں ملبوس اور بارعب شخص کمرے کی کھڑکی میں آ کر کھڑا ہو گیا اور بہت سخت لہجے میں ان لڑکوں سے کہنے لگا کہ کیوں اس کو مارتے ہو۔ اس کو چھوڑ دو۔ چنانچہ محض بفضل اللہ تعالیٰ وہ تمام لڑکے مرعوب ہو کر وہاں سے بھاگ نکلے اور آپ ان کے شر سے محفوظ رہے۔ اس واقعہ نے آپ کی سوچ کا ایسا رخ دیا اور آپ کے ذہن کو ایسی الٰہی جہت دی کہ دنیا کے ہر خطرے کو ہیچ سمجھتے ہوئے اپنے احمدی ہونے کا اقرار باآواز بلند کرتے اور ہمیشہ ڈنکے کی چوٹ پر مخالفین کے سامنے اقرار کرتے اور کہتے کہ ہاں میں احمدی ہوں اور جو تم سے بن آئے کر و میں اپنے ایمان سے ہٹنے والا نہیں ہوں۔

میٹرک کرنے کے بعد کچھ عرصہ ''رسول'' میں رہائش اختیار فرمائی اور سول کالج سے تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد لاہور بسلسلہ ملازمت تشریف لے گئے۔ لاہور میں واپڈا ہاؤس میں ملازمت اختیار کی اور ریٹائرمنٹ تک اسی ملازمت سے منسلک رہے اور 2003ء میں بطور اسسٹنٹ مینیجر ڈائریکشن ریٹائر ہوئے۔ 2005ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کو قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح کی قدم بوسی کی توفیق عطا فرمائی۔ نیز اسی سال اور اس سے اگلے سال 2006ء میں بھی جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔

دادا جان کو سر ڈھانپنے کی عادت بہت پختہ تھی۔ ہمیشہ ایک سفید ٹوپی سر پر رہتی اور جماعتی پروگرامز میں جاتے ہوئے پگڑی آپ کا جزو لباس ہوتی حتیٰ کہ ہر شناسا اور غیر شناسا آپ کو آپ کی پگڑی سے پہچانتا تھا۔ چنانچہ 2005ء میں حضور انور سے ملاقات کا حال اپنی ایک یادداشت لکھنے کی کاپی جو آپ نے اپنے بڑے بیٹے مکرم منیر الدین شمس صاحب کے اصرار پر نیز بعض دیگر رفقاء کے کہنے پر لکھی تھی، میں تحریر فرماتے ہیں۔

جب میں حضور انور سے ملاقات کے لئے گیا تو ملاقات کے انتظار میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ خدا جانے حضور مجھے پہچانتے بھی ہوں گے یا نہیں، خیر اتنی دیر میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے آ کر ہمیں اندر آنے کو کہا، جب میں حضور انور کے ملاقات کے کمرہ میں داخل ہوا تو حضور اقدس نے نہایت شفقت سے استفسار فرمایا۔۔۔ ''آ گئے آپ؟ آپ کی پگڑی کہاں ہے؟''

تحریر فرماتے ہیں کہ یہ لمحہ میرے لیے اس قدر خوشی کا اور قابل رشک لمحہ تھا کہ میں اس لمحہ کو آج تک نہیں بھلا سکا اور حسن و احسان کے پیکر حضرت خلیفۃ المسیح نے اس قدر شفقت و محبت کا اظہار فرمایا کہ اگلے سال جب دادا جان آپ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے تو حضور نے ازراہ شفقت و محبت آپ کو ایک پگڑی بطور تحفہ عنایت فرمائی۔

15 جون 2009ء کو اس محبّ خلافت اور فدائی احمدیت کا انتقال بعمر 67 سال ہوا۔

آپ کی سادہ اور پاکیزہ شخصیت بہت سی خوبیوں سے مزین تھی۔ سچ سے محبت اور قول سدید کا اظہار کرنے سے آپ کو کوئی مخالفت روک نہ سکی۔ برادری والے اپنے اکثر معاملات کا فیصلہ آپ سے کرواتے۔ پھر دوسرے کی تکلیف کا احساس کرتے اور اس تکلیف کو دور کرنے ہمہ دل سوز و ہمہ جان تپش مساعی کرتے نظر آتے۔ خلافت سے محبت تو جیسے خون کے ساتھ جسم میں گردش کرتی تھی۔ بلند عزم و ہمت کا تو یہ حال تھا کہ آپ کے مقاصد کا حدف کامیابی ہوتا اور اس کو پانے کے لئے دعائے سحر گاہی بہترین ہتھیار تھا۔ ادائے فرض سے کبھی تغافل و تساہل نہ برتا بلکہ یقین محکم اور خلوص دل کے ساتھ کام کرتے۔

پنجوقتہ نماز کے ساتھ نماز تہجد کا باقاعدہ التزام کرتے اور اس میں اس قدر باقاعدگی تھی کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا سوائے ایک مرتبہ کے جب آپ شدید بیماری کے حملہ کی وجہ سے بستر سے اٹھنے سے قاصر تھے میں نے کبھی آپ کو تہجد چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں آج تک اس گھڑی کے الارم کو محسوس کر سکتا ہوں جس کے بجتے ہی آپ کا ضعیف جسم نہایت مستعدی سے نرم بستر کو چھوڑ کر سجدہ میں اپنے خالق کے حضور حاضر ہونے کے لئے حرکت میں آ جاتا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو بھی اس عادت کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدا تعالیٰ نے قریباً 22 سال کے لمبے عرصہ پر محیط دور آپ کو بطور صدر حلقہ ٹاؤن شپ خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اس دوران ایک بہت بڑی خدمت جو آپ نے جماعت ٹاؤن شپ کے لئے کی وہ بیت الکریم کی اراضی کی خرید اور اس کی تعمیر کی صورت میں تھی۔

اولاً تو جماعت کے لئے گھر میں ہی نماز سنٹر بنا رکھا تھا جہاں تمام احباب جماعت ٹاؤن شپ لاہور نماز کے لئے حاضر ہوتے۔ اس کے بعد جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت بیت بنانے کی غرض سے ٹاؤن شپ میں ایک کنال چار مرلے رقبہ خریدا اور دن رات ایک کر کے بہت محنت اور دلی محبت سے اس بیت کی تعمیر مکمل کروائی، کئی کئی میل پیدل یا سائیکل پر محض للہ سفر کرتے اور بیت کی تعمیر کے لئے چندہ اکٹھا کرتے اور تعمیر مکمل ہونے تک اس قدر فکر مند رہے کہ باقی ہر کام خواہ وہ گھریلو ہوتا یا دفتری ثانوی حیثیت رکھتا تھا اور 24 گھنٹے تفکرات کا محور بیت الذکر کی تعمیر رہتا۔ چنانچہ بارگاہ ایزدی میں آپ کی التجائیں رائیگاں نہ گئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی۔ پھر صرف بیت الذکر کی تعمیر تک ہی کوششیں ختم نہیں ہوئیں بلکہ اس کی آبادکاری میں آخری عمر تک ہمہ تن مستعد رہے۔ پنجوقتہ نماز کی ادائیگی کی پختہ عادت تو آپ کی جوانی سے ہی آپ میں اس طرح رچ بس گئی تھی کہ گویا جزو بدن ہو۔ مگر بیت الکریم کی تعمیر کے بعد تو فجر اور مغرب کی نمازیں بالخصوص اس لئے پیدل ادا کرنے جاتے تا کہ رستہ سے دیگر احمدی احباب اور نومبائع حضرات کو بھی ساتھ لے کر بیت الذکر جائیں۔ یا کم از کم ان سے مل کر ترغیب ہی دلا دیں۔ یہاں میں قارئین کی دلچسپی کے لئے ایک بات بتا تا چلوں کہ گھر کا بیت الذکر سے فاصلہ تقریباً 4 کلومیٹر ہے اور آپ کی طویل سیر اسے تقریباً 6 سے 7 کلومیٹر کر دیتی اور یہ سفر آپ بلاناغہ سواری میسر ہونے کے باوجود اس لئے پیدل کرتے کہ ایک تو آپ ذیابیطس کے مریض تھے مگر اس سیر کو طول دینے کی وجہ جیسا کہ میں نے عرض کیا خالصتاً دینی مصروفیت تھی۔ اور آپ کا یہ فعل تا وقت وفات جاری رہا۔ حتیٰ کہ جب آپ کی وفات فجر کے وقت اسی مذکورہ بیت الذکر میں ہوئی اس وقت بھی آپ پیدل ہی بیت میں تشریف لے کر گئے تھے۔

آپ کی شخصیت کا ایک روشن اور ناقابل فراموش کردار ایک نڈر داعی الی اللہ کا تھا۔ ہر میدان میں خواہ وہ معاشرتی تعلقات ہوں یا معاشی، دوستانہ تعلقات ہوں یا سرسری سلام دعا، ہر شخص جس کو ملتے دعوت الی اللہ کا فریضہ نبھاتے۔ حتیٰ کہ ہر شناسا کے لئے ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گئے۔ میں آپ کی اس خوبی کا کئی مواقع پر خود گواہ ہوں میں نے کبھی بھی آپ کو احمدیت کی اشاعت کا فریضہ نبھانے سے پیچھے ہٹتے نہ دیکھا خواہ وہاں معاملہ جان پر بن آئے دیوانہ وار دعوت الی اللہ کے کاموں میں پیش پیش رہتے۔ میں حیران رہ جاتا ہوں کہ باوجود مخالفوں کی دھمکی آمیز فون کالز اور خطوط ملنے اور شدید رد عمل سے کبھی سوچا بھی نہیں کہ احتیاطاً بھی اس کار ثواب سے ذرا بھر بھی انحراف کریں۔

ایک مرتبہ طبیعت ناساز تھی اور ابھی بیرون شہر کے تھکن آمیز طویل سفر سے واپس آئے ہی تھے کہ ایک احمدی دوست نے دعوت الی اللہ کی خاطر آپ کو اپنے گھر آنے کی درخواست کی جبکہ دوسری طرف اسی اثناء میں آپ کو ایک عزیز کے گھر آگ لگنے کی اطلاع ملی مگر اس عاشق دعوت حق نے اپنی اہلیہ کو تلقین کی کہ بڑے بیٹے کو فون کریں کہ وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر اس آفت زدہ عزیز کے گھر چلے جائیں اور ہر ممکن طریق سے ان کی مدد کریں اور خود اس مخالفت کی آگ کو بجھانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔

دعوت الی اللہ کی وجہ سے تکالیف برداشت کیں، مگر کہا کرتے ''پھر بھی میرے دل میں خیال نہ آیا کہ اگر میں انہیں دعوت الی اللہ نہ کرتا اور خاموشی سے دن گزار لیتا تو اچھا تھا'' بلکہ ہمیشہ خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا کہ میں نے اپنا فرض نبھایا اور اس طرح ان صبر آزما حالات میں اپنا کردار ادا کر دیا۔ اس داعی الی اللہ کی وفات بھی اسی محبوب حقیقی کے گھر میں ہوئی جس کی طرف وہ ہمیشہ لوگوں کو بلاتا رہا۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ، تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں، ماشاء اللہ تمام اولاد اور صاحب اولاد ہیں۔ دو بیٹے مکرم نصیر الدین صاحب اور مکرم صلاح الدین صاحب اور ایک بیٹی بیرون ملک قیام پذیر ہیں اور خلافت سے محبت اور جماعت سے وفا کا پختہ تعلق رکھتی ہیں۔ اس طرح تین بیٹیاں پاکستان میں مقیم ہیں اور خدمت دین کی توفیق پا رہی ہیں۔

آپ کے سب سے بڑے داماد محترم محمود احمد صاحب نائب امیر ضلع سرگودھا کی حیثیت سے بھرپور خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ اسی طرح محترم مسعود احمد طاہر صاحب، محترم وسیم احمد صاحب اور محترم علیم احمد صاحب (ساکن لندن) اپنی اپنی جماعتوں میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ دادا جان کی ساری اولاد کو ہر آن خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہر آن ان تمام نیکیوں، خوبیوں اور برکات کا وارث بننے کی توفیق دے جو آپ کی ذات بابرکت سے وابستہ تھیں۔

آخر میں قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ اس نیک سیرت اور پاک طینت داعی الی اللہ بزرگ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور بروز حشر اپنے مقربین کے ساتھ اٹھائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

چھوٹی اور بڑی آنتوں کی لمبائی کتنی ہے؟

چھوٹی آنت کی لمبائی تقریباً 112 انچ ہے۔ جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس کی چھوٹی آنت کی لمبائی دوگنی ہو جاتی ہے۔ بڑی آنت تقریباً 59 انچ لمبی ہوتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

احمدی طلباء متوجہ ہوں

وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جنہوں نے امسال پاکستان میں واقع کسی بھی حکومتی یا پرائیویٹ پروفیشنل ادارہ (میڈیسن، انجینئرنگ، بزنس، لاء، فائن آرٹس، کمپیوٹر سائنس، کامرس وغیرہ) میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 یا نظارت ہذا کے Email ایڈریس پر ارسال کریں۔

E-Mail: ntaleem@gmail.com

نام طالب علم / طالبہ علم۔ ادارہ۔ ڈگری۔ مضمون۔ ایڈریس و فون نمبر۔ Email۔ اپنے ادارہ کا پراسپیکٹس و دیگر معلومات۔ (نظارت تعلیم)

اعزاز

مکرم ریاست علی باجوہ صاحب گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں:۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ میرے بیٹے بشارت احمد نے گوجرانوالہ بورڈ سے ایف ایس سی (پری میڈیکل) 2009ء میں 984/1100 نمبر حاصل کر کے گوجرانوالہ بورڈ میں چوتھی اور اپنے کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوف مکرم محمد شریف باجوہ صاحب کا پوتا اور مکرم محمد اشرف چٹھہ صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مستقبل میں مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

مکرم محمد عبداللہ انصاری صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کے بیٹے مکرم بلال احمد انصاری صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ سعدیہ ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد مبشر صاحب مرحوم مورخہ 5 دسمبر 2009ء کو لاہور میں منعقد ہوئی اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام گوندل بینکوئٹ ہال ربوہ میں ہوا۔ مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے دعا کرائی۔ قبل ازیں اس نکاح کا اعلان مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ نے بعوض دو لاکھ روپیہ حق مہر پر مورخہ 13 فروری 2009ء کو بعد نماز جمعہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی بیت میں کیا تھا۔ دولہا مکرم مولوی محمد منیر صاحب مرحوم کا پوتا اور دلہن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم دارالیمن کی پوتی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی بابرکت، مثمر بثمرات حسنہ اور خیر کثیر کا باعث بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری سلطان احمد چدھڑ صاحب بشیر آباد ربوہ سابق معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عبدالباسط صاحب چدھڑ کلرک پنجاب یونیورسٹی لاہور مورخہ 27 نومبر 2009ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 37 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ مریم گرلز ہائی سکول دارالنصر وسطی کی عقبی گراؤنڈ میں مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم سادہ طبیعت، ملنسار، خوش اخلاق اور احباب میں ہردلعزیز تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم ناظم صاحب جائیداد ترکہ مکرم محمد رفیع صاحب مرحوم)

مکرم ناظم صاحب جائیداد نے درخواست دی ہے کہ مکرم محمد رفیع صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ایک پلاٹ برقبہ 5 مرلے۔ خسرہ نمبر 752 چھنیاں الاٹ کیا گیا۔ مکرم محمد رفیع صاحب مرحوم نے اپنی زندگی میں ہی تحریر کر دیا تھا کہ وہ یہ پلاٹ اپنے بیٹے مبارک احمد صاحب کے نام منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کی وفات ہوگئی۔ اب ان کے بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ حسب خواہش والد صاحب مرحوم یہ پلاٹ ان کے نام کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرم مبارک احمد صاحب۔ بیٹا
2۔ مکرمہ ثمینہ رفیع صاحبہ۔ بیٹی
3۔ مکرمہ روزینہ ہارون صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرمہ روبینہ شعیب صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ مبشرہ ستارہ صاحبہ ترکہ مکرم محمد احمد صاحب)

مکرمہ مبشرہ ستارہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 11/7 محلّہ دارالصدر غربی لطیف برقبہ 2 کنال میں سے 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ۔ بیوہ
2۔ مکرمہ مبشرہ ستارہ صاحبہ۔ بیٹی
3۔ مکرمہ بشریٰ محمودہ صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرمہ آصفہ پروین صاحبہ۔ بیٹی
5۔ مکرم محمود احمد بھٹی صاحب (مرحوم)۔ بیٹا

ورثاء مرحوم:

(i) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ۔ بیوہ
(ii) مکرمہ طاہرہ انجم صاحبہ۔ بیٹی
(iii) مکرم حامد احمد بھٹی صاحب۔ بیٹا
(iv) مکرمہ حامدہ مبشرہ صاحب۔ بیٹی
(v) مکرم داؤد احمد بھٹی صاحب۔ بیٹا
(vi) مکرمہ عظمیٰ نورین صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ھذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ناہید بشریٰ صاحبہ ترکہ مکرم محمد مفلح صاحب)

مکرمہ ناہید بشریٰ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد مفلح صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 12/10 دارالنصر غربی برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرمہ ناصرہ مفلح صاحبہ۔ بیوہ
2۔ مکرمہ ناہید بشریٰ صاحبہ۔ بیٹی
3۔ مکرمہ کوثر بشریٰ صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ۔ بیٹی
5۔ مکرمہ سیما مفلح صاحبہ۔ بیٹی
6۔ مکرمہ شہلا گل صاحبہ۔ بیٹی
7۔ مکرم سکندر شاہین صاحب۔ بیٹا
8۔ مکرم بدر شاہین صاحب۔ بیٹا
9۔ مکرم حیدر علی گوندل صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ھذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ماہر تعلیم اور دانشور

عترت حسین زبیری

ماہر تعلیم، دانشور۔ 1910ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول اٹاوہ سے حاصل کی۔ میٹرک فیض عام ہائی سکول میرٹھ سے کیا۔ 1929ء میں جامعہ عثمانیہ سے بی اے کیا۔ الہ آباد یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ حکومت حیدر آباد کے وظیفے پر انگریزی ادب میں اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان بھیجے گئے اور ایڈنبرا یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ان کے مقالے کا عنوان تھا ''سترھویں صدی کے انگریزی ادب میں تصوف'' یہ مقالہ پوپ نے دیکھا تو انہیں دعوت دے کر بلائی اور ویٹکن ایئر پورٹ پر خود ان کا استقبال کر کے اپنا مہمان خاص بنایا۔ اسی زمانے میں انہوں نے انگریزی شاعر جان ڈاتے کی شاعر پر ایک اعلیٰ پائے کی کتاب لکھی جس کے نتیجے میں آکسفورڈ یونیورسٹی نے انہیں فیلوشپ دی۔

قیام پاکستان سے قبل ڈاکٹر صاحب ڈھاکہ یونیورسٹی میں شعبہ ادبیات انگریزی کے پروفیسر اور صدر رہے۔

پھر 1953ء میں راج شاہی یونیورسٹی کے قیام کے بعد اس کے پہلے وائس چانسلر بنائے گئے۔ 1957ء میں مرکزی حکومت میں وفاقی حکومت کے مشیر تعلیم بنائے گئے۔ اس زمانے میں اور باتوں کے علاوہ انہوں نے ''اردو ڈکشنری بورڈ'' قائم کیا۔ یونیسکو میں بار بار پاکستان کی نمائندگی کی۔ 1959ء میں محکمہ جاتی سازشوں سے تنگ آ کر مشیر تعلیم کا عہدہ چھوڑ کر چلے گئے۔ انہیں دنیا کی سات بڑی یونیورسٹیوں سے پیشکش تھی لیکن وہ امریکہ کی آیودا یونیورسٹی سے بطور پروفیسر منسلک ہو گئے۔ پھر وہ کینیڈا چلے گئے۔ اچانک دل کے دورے سے 14 دسمبر 1964ء کو انتقال ہوا۔ امریکہ سے نعش کراچی آئی۔ والدہ کی قبر کے پاس کلفٹن میں حضرت عبداللہ شاہ غازی کے مزار کے احاطے میں دفن ہوئے۔

نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل برائے لاہور

مکرم رانا مبارک احمد صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل برائے لاہور مقرر ہیں احباب جماعت توسیع اشاعت الفضل وصولی واجبات، اشتہارات اور ہر قسم کے اعلانات کے لئے ان سے تعاون فرمائیں۔

فون: 35417381,03214347606

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

قابل تقسیم وسائل سے صوبوں کو 56 فیصد حصہ ملے گا

وفاق اور چاروں صوبوں کے اتفاق رائے سے 19 سال کے بعد ملک کے ساتویں قومی مالیاتی ایوارڈ کا اعلان کردیا گیا ہے جس کے تحت آئندہ مالی سال قابل تقسیم وسائل میں صوبوں کا حصہ 56 فیصد اور اس سے اگلے سال 57.5 فیصد ہوگا جبکہ وفاق کا حصہ بالترتیب 44 فیصد اور 42.4 فیصد ہو جائے گا۔ صوبوں کے مابین وسائل کی تقسیم کے فارمولے میں آبادی کا تناسب 82 فیصد، غربت اور پسماندگی کا تناسب 10.3 فیصد، ریونیو کولیکشن اینڈ جنریشن کا تناسب 5 فیصد اور رقبے کا حصہ 2.7 فیصد ہوگا۔

لکی مروت، بم دھماکے میں سابق ایم این اے سمیت 6 افراد زخمی

سرائے نورنگ کے قریب سابق رکن قومی اسمبلی نصیر محمد خان کے زیر تعمیر پٹرول پمپ میں بم دھماکے سے 6 افراد زخمی ہو گئے۔ جس میں وہ خود بھی زخمی ہو گئے۔ دھماکے کے وقت نصیر محمد خان پٹرول پمپ میں تعمیراتی کام کی نگرانی کررہے تھے۔ ذرائع کے مطابق بم سائیکل میں نصب کیا گیا تھا۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نشانہ سابق رکن اسمبلی ہی تھے۔ زخمیوں کو سول ہسپتال نورنگ منتقل کردیا گیا۔

گرفتار امریکی جہاد کیلئے پاکستان آئے

سرگودھا سے گرفتار کئے گئے 5 امریکی باشندوں سمیت 7 افراد سے تفتیش جاری ہے۔ ڈی پی او سرگودھا پولیس نے کہا ہے کہ گرفتار امریکی نوجوان جہادی گروپوں میں شمولیت اور میرانشاہ جانا چاہتے تھے۔ آر پی او جاوید اسلام نے امریکی نیوز ایجنسی کو بتایا کہ گرفتار امریکیوں پر ابھی تک کوئی فرد جرم عائد نہیں کی گئی۔ قوی امکان ہے کہ انہیں امریکہ کے حوالے کردیا جائے گا۔

7 ماہ میں سوائن فلو سے 10 ہزار امریکی ہلاک ہوئے

امریکہ میں سوائن فلو سے گزشتہ 7 ماہ کے دوران دس ہزار افراد ہلاک ہوچکے ہیں جن میں 1100 بچے بھی شامل ہیں۔ سوائن فلو کی حالیہ وبا کا پتہ اپریل 2009ء میں چلا تھا۔ محکمہ صحت کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا کہ تقریباً 20 لاکھ افراد وائرس سے متاثر ہوئے ہیں ان میں اکثریت نوجوان اور بچوں کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وبائی امراض سے ہلاک ہونے والوں کی یہ ایک بڑی تعداد ہے اس سے پہلے کبھی اتنے افراد متاثر نہیں ہوئے۔

تبصرہ

My Passion اور The Gasp

(ایک احمدی بچی کا انگریزی زبان میں تحریر کردہ دلچسپ ناول اور شاعری)

مصنفہ: مائرہ احمد

ضخامت: 120 صفحات

طبع اول: مئی 2009ء

ناشر: کریئٹ سپیس (Creat Space) امریکہ

انگریزی زبان میں بولنا، پڑھنا اور لکھنا بغیر مہارت، محنت اور شوق کے نہیں آسکتا۔ جو طلباء و طالبات چھوٹی عمر سے ہی انگریزی میں لکھنا پڑھنا شروع کردیتے ہیں وہ بڑے ہوکر ادیب اور قلمکار بن جاتے ہیں۔ مکرمہ مائرہ احمد صاحبہ بنت کرنل وسیم احمد صاحب جو آجکل پشاور کے پبلک سکول میں نویں جماعت کی طالبہ ہیں کو شروع سے ہی انگریزی زبان میں لکھنے کا شوق ہے اور اپنی کلاس میں بھی پہلی پوزیشن حاصل کرتی رہی ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے ایک دلچسپ کہانی نما ناول تحریر کیا ہے جو امریکہ کے ایک اشاعتی ادارے کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس ناول میں انہوں نے بہت شستہ انگریزی زبان کے الفاظ فقروں میں پروئے ہیں اور کہانی میں اتنا سسپنس اور دلچسپی ہے کہ قاری مکمل کرنے کے بعد ہی کسی اور کام کی طرف متوجہ ہوسکتا ہے۔ یہ کہانی ایک بہادر لڑکی حنا کے گرد گھومتی ہے جس کے والدین کو چند لوگوں نے مار دیا ہے اور جو خطرات میں گھر کر تنہا سب کا مقابلہ کرتی ہے۔

مکرمہ مائرہ احمد صاحبہ نے صغرسنی میں اپنے علمی جوہر دکھا کر صدہا انعامات جن میں شیلڈز، کپ اور سرٹیفکیٹس شامل ہیں حاصل کئے ہیں۔ آپ انگریزی زبان میں شاعری بھی کرتی ہیں۔ اس سے قبل ان کی انگلش نظموں کا مجموعہ My Passion شائع ہوچکا ہے۔ جس میں ان کی 21 خوبصورت نظمیں شامل ہیں۔ ان کی نظموں کے موضوعات اور خیالات اچھوتے اور دل کو موہ لینے والے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں، زندگی کا راستہ، میرے نزدیک شاعری کیا ہے، زندگی ایک سمندر ہے، بچپن کی یادیں، اندھیرے میں امید کی کرن، بارش، روانگی، جب آپ بوڑھے ہو جائیں گے، وغیرہ۔ ان کی شاعری مختلف میگزین اور رسائل میں اور ویب سائٹس کی زینت بنتی رہی ہے۔ ان کی مذکورہ دونوں کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس اور آن لائن سٹورز پر مہیا ہیں۔

bookcrossing.com

amazon.com

اللہ تعالیٰ ان کو بہت سی ترقیات عطا فرمائے اور ان کے قلم، علم اور سوچوں میں برکتیں بھر دے۔ آمین

(ایف شمس)

ایم ٹی اے کے پروگرام

17 دسمبر 2009ء

12-55 am	لقاء مع العرب
1-35 am	حضرت امام حسینؓ کی شہادت
2-20 am	گلشن وقف نو
2-35 am	جلسہ سالانہ جرمنی
4-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 1985ء
5-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-00 am	تلاوت
6-10 am	لقاء مع العرب
7-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 1985ء
8-30 am	سفید بادلوں کی سرزمین
8-55 am	حضرت امام حسینؓ کی شہادت
9-45 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات
11-30 am	گلشن وقف نو
1-05 pm	فیتھ میٹرز
2-10 pm	ملاقات پروگرام
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-20 pm	پشتو سروس
5-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات
5-45 pm	یسرنا القرآن
6-10 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
7-10 pm	Shotter Shondhane
8-15 pm	ترجمۃ القرآن
9-15 pm	خلافت احمدیہ
9-30 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

تصحیح

الفضل 12 دسمبر 2009ء صفحہ 3 کالم نمبر 1 میں لکھا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو قانون کی ڈگری کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور بھجوایا گیا تھا۔ اس میں ''قانون کی ڈگری کیلئے'' کے الفاظ درست نہیں انہیں حذف سمجھا جائے۔

(ادارہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔دسمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	5:07

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں
فی ڈبی 200 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

لہنگا ساڑھی بنارسی برائیڈل سوٹنگ
نوٹ: تمام شہروں کے ساتھ ریٹ کی گارنٹی
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
03336550796

خوشخبری
31 دسمبر تک PIA اور قطر ایئر لائنز کے کرایہ جات میں
خصوصی رعایت
لندن، فرینکفرٹ، نیویارک، ٹورانٹو کے
مسافر حضرات اس خصوصی پیکج سے
31 دسمبر 2009 تک فائدہ حاصل کرسکتے ہیں
Sabina Travel Consultant
6/13, Yadgar Road, opp Office Ansarullah Rabwah
047-6211211-6213716
0334-6389399
Head Office:
14/22-E, Saeed, Plaza, Jinnah Avenue, Blue Area Islamabad.
Mob:03335117695
PH:0092-51-2829706,2829702
Fax:0092-51-2829652

ربوہ اور گردونواح میں سکنی، زرعی، کمرشل جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ، بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ فون آفس: 047-6213550
پروپرائٹر: [illegible] موبائل: 0333-9797450

FD-10